

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مولانا ابوالکلام آزاد

فکر و نظر

ربیع الاول اور جشن تذکار ولادت نبوی ﷺ

آن راز کہ در سینہ نہاست نہ وعظ ست
بردار توان گفت ، بہ منبر نہ تراں گفت!

عزیزانِ ملت! ماہِ ربیع الاول کا ورد تمہارے لئے ایک پیغامِ عام ہوتا ہے۔ کیونکہ تم کو یاد آ جاتا ہے کہ اسی مہینے کے ابتدائی ہفتوں میں خدا کی رحمتِ عامہ کا دنیا میں ظہور ہوا، اور اسلام کے داعیِ برحق کی پیدائش سے دنیا کی دائمی عملگیاں اور سرگشتیاں ختم کی گئیں۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم! تم خوشیوں اور مسرتوں کے ولولوں سے معمور ہو جاتے ہو، تمہارے اندر رسولِ برحق کی محبت و شیفنگی ایک بے خودانہ جوشِ محویت پیدا کر دیتی ہے۔ تم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اسی کی یاد میں، اسی کے تذکرہ میں، اور اسی کی محبت کے لذت و سرور میں بسر کرنا چاہتے ہو۔

پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اپنی محبت و شیفنگی کے لئے رب السماوات والارض کے محبوب کو چنا! اور کیا پاک و مطہر ہیں وہ زبانیں جو سید المرسلین و رحمۃ للعالمین ﷺ کی مدح و ثنا میں زمزمہ سنچ ہوئیں!..... انہوں نے اپنی محبت و شیفنگی کے لئے اس کی محبوبیت کو دیکھا جس کو خود خدا نے اپنی چاہتوں اور محبتوں سے ممتاز کیا، اور ان کی زبانوں نے اس کی مدح و ثنا کی جس کی مدح و ثنا میں خود خدا کی زبان، اس کے ملائکہ اور قدوسیوں کی زبان اور کائناتِ ارضی کی تمام پاک روحوں اور سعید ہستیوں کی زبان، ان کی شریک و ہم نوا ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (احزاب: ۵۶)

کائناتِ ہستی کی محبوبیتِ اعلیٰ

بلاشبہ محبتِ نبوی کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ ذوق و شوق تمہاری زندگی کی سب سے زیادہ قیمتی متاع ہے اور تم اپنے ان پاک جذبات کی جتنی بھی حفاظت کرو، کم ہے۔ تمہارا یہ حبِ الہی ہے، تمہاری یہ محبتِ ربانی ہے، تمہاری یہ شیفنگی انسانی سعادت اور راست بازی کا سرچشمہ ہے، تم اس وجودِ مقدس و مطہر کی محبت رکھتے ہو جس کو تمام کائناتِ انسانی میں سے تمہارے خدا نے ہر طرح کی محبوبیتوں اور ہر قسم کی محمودیتوں کے لئے چن لیا، اور محبوبیتِ عالم کا خلعتِ اعلیٰ صرف اسی کے وجودِ اقدس پر راست آیا، کرہ ارضی کی سطح پر انسان کے لئے بڑی سے بڑی بات جو لکھی جاسکتی ہے، زیادہ سے زیادہ محبت جو کی جاسکتی ہے،

اعلیٰ سے اعلیٰ مدح و ثنا جو کی جاسکتی ہے، غرض کہ انسان کی زبان انسان کے لئے جو کچھ کہہ سکتی اور کر سکتی ہے، وہ سب کا سب صرف اسی ایک انسانِ کامل و اکمل کے لئے ہے، اور اس کا مستحق اس کے سوا کوئی نہیں!!

مقصود ما ز دیر و حرم جز حبیب نیست
ہر جا کنیم سجدہ بداں آستان رسد

وللہ درما قال :

عباراتنا شتی وحسنک واحد
وکل الی ذاک الجمال یشیر!

خدا کی اُلُوہیت و ربوبیت جس طرح وحدہ لا شریک ہے کہ کوئی ہستی اس کی شریک نہیں، اسی طرح اس انسانِ کامل کی انسانیتِ اعلیٰ اور عبدیتِ کبریٰ بھی یکتا و منفرد ہے کیونکہ اس کی انسانیت و عبدیت میں کوئی اس کا سا جہا نہیں، اور اس کے حسن و جمالِ فردانیت کا کوئی مساوی نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں تم دیکھتے ہو کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر جہا کہیں کیا گیا، وہاں ان سب کو ان کے ناموں سے پکارا ہے، اور ان کے واقعات کا بھی ذکر کیا ہے تو ان کے ناموں کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن اس انسانِ کامل، اس فردِ اکمل کا اکثر مقامات میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ نہ تو اس کا نام لیا گیا، نہ ہی کسی دوسرے وصف سے نامزد کیا گیا، بلکہ صرف ’عبد‘ کے لفظ سے اس کے پروردگار نے اسے یاد فرمایا:

﴿سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى﴾
”کیا پاک ہے وہ خداوندِ قدوس جس نے ایک رات اپنے ’عبد‘ کو مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک کی سیر کرائی“ (الاسراء: ۱)

سورہ جن میں فرمایا: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾
”اور جب اللہ کا بندہ (عبد) تبلیغِ حق کے لئے کھڑا ہوتا ہے تاکہ اللہ کو پکارے، تو کفار اس کو اس طرح گھیر لیتے ہیں گویا قریب ہے کہ اس پر آگریں گے۔“ (آیت ۱۹)

سورہ کہف کو اس آیت سے شروع کیا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ﴾
”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے ’عبد‘ پر کتاب اتاری۔“ (الکہف: ۱)

سورہ فرقان کی پہلی آیت ہے ﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾
”کیا ہی پاک ذات ہے اس کی جس نے ’الفرقان‘ اپنے ’عبد‘ پر اتارا تاکہ وہ تمام عالم کے لئے ڈرانے والا ہو۔“ (الفرقان: ۱)

اسی طرح سورہ نجم: ۱۰ میں کہا: ﴿فَأَوْخَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْخَىٰ﴾ حدید: ۳۳ میں کہا: ﴿يُنْزِلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ﴾ پس ان تمام مقامات میں آپ کا اسم گرامی نہیں لیا، بلکہ اس کی جگہ صرف ’عبد‘

اس خصوصیت و امتیاز سے اسی حقیقت کو واضح کرنا مقصودِ الہی تھا کہ اس وجودِ گرامی کی عبدیت اور بندگی اس درجہ آخری و مرتبہ قصویٰ تک پہنچ چکی ہے جو انسانیت کی انتہا ہے، اور جس میں اور کوئی 'عبد' اس عبدِ کامل کے مساوی نہیں۔ پس عبدیت کا فردِ کامل وہی ہے اور اس لئے بغیر اضافت و نسبت کے صرف 'عبد' کا لقب اس کو ناموں اور علموں کی طرح پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ تمام کائنات ہستی میں اس کا سا اور کوئی عبد نہیں!

ومن مذهبي حب الديار لأهلها
وللناس فيما بعشقون مذهب

لیکن جبکہ تم اس ماہِ مبارک میں یہ سب کچھ کرتے ہو، اور اس ماہ کے واقعہ ولادت کی یاد میں خوشیاں مناتے ہو، تو اس کی مسرتوں کے اندر تمہیں کبھی اپنا وہ ماتم بھی یاد آتا ہے جس کے بغیر اب تمہاری کوئی خوشی نہیں ہو سکتی؟ کبھی تم نے اس حقیقت پر بھی غور کیا ہے کہ یہ کس کی پیدائش ہے جس کی یاد کے لئے تم سرو سامان جشن کرتے ہو؟ یہ کون تھا جس کے دنیا میں آنے پر تمہارے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا ایسا عزیز پیغام ملا؟ اگر اس مہینہ کی آمد تمہارے لئے مسرت کا پیام ہے، کیونکہ اسی مہینے میں وہ آیا جس نے تم کو عالمگیر پیغام دیا تھا، تو میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کسی مہینے میں افسوس نہیں، کیونکہ اس مہینے میں پیدا ہونے

والے نے جو کچھ ہمیں دیا تھا، وہ سب کچھ ہم نے کھو دیا۔ اس لئے اگر یہ ماہ ایک طرف محسن کی یاد تازہ کرتا ہے، تو دوسری طرف کھونے والوں کے زخم کو بھی تازہ ہو جانا چاہئے

ما خانہ زمید کان ظلمیم
پیغام خوش از دیار ما نیست

تم اپنے گھروں کو مجلسوں سے آباد کرتے ہو، مگر تمہیں اپنے دل کی اُجڑی ہوئی بستی کی بھی کچھ خبر ہے؟ تم کا فوری شمعوں کی قندیلیں روشن کرتے ہو، مگر اپنے دل کی اندھیاری کو دور کرنے کے لئے کوئی چراغ نہیں ڈھونڈتے؟ تم پھولوں کے گلدستے سجاتے ہو، مگر تمہارے اعمالِ حسنہ کا پھول مرجھا گیا ہے، تم گلاب کے چھینٹوں سے اپنے رومال و آستین کو معطر کرنا چاہتے ہو، مگر تمہاری غفلت، کہ تمہاری عظمت اسلامی کی عطریزی سے دنیا کی مشامِ روح یکسر محروم ہے!

کاش تمہاری مجلسیں تاریک ہوتیں، تمہارے اینٹ اور چونے کے مکانوں کو زیب و زینت کا ایک ذرہ نصیب نہ ہوتا، تمہاری آنکھیں رات رات بھر مجلسِ آرائیوں میں نہ جاگتیں، تمہاری زبانوں سے ماہِ ربیع الاول کے لئے دنیا کچھ نہ سنتی، مگر تمہاری روح کی آبادی معمور ہوتی، تمہارے دل کی بستی نہ اُجڑتی، تمہارا طالع خفتہ بیدار ہوتا اور تمہاری زبانوں سے نہیں، مگر تمہارے اعمال کے اندر سے اُسوۂ حسنہ نبوی کی مدح و ثنا کے ترانے اُٹھتے: ﴿فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ﴾

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ، تو نہ مر جائے

کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے !

پھر وہ قوم، اور صدا..... اس قوم کی عظمت و نادانی، جس کے لئے ہر جشن و مسرت میں پیامِ ماتم ہے، اور جس کی حیاتِ قومی کا ہر قہقہہ عیشِ فغاں حسرت ہو گیا ہے، مگر نہ تو ماضی کی عظمتوں میں اس کے لئے کوئی منظرِ عبرت ہے، نہ حال کے واقعات و حوادث میں کوئی پیامِ تنبیہ و ہوشیاری ہے، اور نہ مستقبل کی تاریکیوں میں زندگی کی کسی روشنی کو اپنے سامنے رکھتی ہے۔ اسے اپنی کام جویوں اور جشن و مسرت کی بزمِ آرائیوں سے مہلت نہیں، حالانکہ اس کے جشن و طرب کے ہر ورود میں ایک نہ ایک پیامِ ماتم و عبرت بھی رکھ دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ آنکھیں دیکھیں، کان سنیں اور دل کی دانائی غفلت و سرشاری نے چھین نہ لی ہو: ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرًا لِّمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ﴾ (ق: ۳۷)

ظہور و مقصدِ ظہور

ماہِ ربیع الاول کی یاد میں ہمارے لئے مسرت کا پیام اس لئے تھا کہ اسی مہینے میں خدا کا وہ فرمانِ رحمت دنیا میں آیا جس کے ظہور نے دنیا کی شقاوت و حرمانی کا موسم بدل دیا، ظلم و طغیان اور فساد و عصیان کی

تاریکیاں مٹ گئیں، خدا اور اس کے بندوں کا ٹوٹا ہوا رشتہ جڑ گیا، انسانی اخوت و مساوات کی یگانگت نے دشمنیوں اور کینوں کو نابود کر دیا، اور کلمہ کفر و ضلالت کی جگہ کلمہ حق و عدالت کی بادشاہت کا اعلان عام ہوا۔ لیکن دنیا شقاوت و حرمانی کے درد سے پھر دکھیا ہو گئی، انسانی شرف و فساد اور ظلم و طغیان کی تاریکی خدا کی روشنی پر غالب ہونے کے لئے پھیل گئی۔ سچائی اور راست بازی کی کھیتوں نے پامالی پائی اور انسانوں کے بے راہ گلہ کا کوئی رکھوالا نہ رہا۔ خدا کی وہ زمین جو صرف خدا ہی کے لئے تھی، غیروں کو دے دی گئی اور اس کے کلمہ حق و عدل کے نمکساروں اور ساتھیوں سے اس کی سطح خالی ہو گئی:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ (الرّوم: ۴۱)

”زمین کی خشکی اور تری دونوں میں انسان کی پیدا کی ہوئی شرارتوں سے فساد پھیل گیا۔“

پھر تم اس کے آنے کی خوشیاں تو مناتے ہو، پر اس کے ظہور کے مقصد سے غافل ہو گئے ہو، اور وہ جس غرض کے لئے آیا تھا، اس کے لئے تمہارے اندر کوئی ٹیس اور چھن نہیں.....؟

یہ ماہ ربیع الاول اگر تمہارے لئے خوشیوں کی بہار ہے، تو صرف اس لئے کہ اسی مہینے میں دنیا کی خزانِ ضلالت ختم ہوئی، اور کلمہ حق کا موسم ربیع شروع ہوا، پھر اگر آج دنیا کی عدالت سمومِ ضلالت کے جھوکوں سے مرجھا گئی ہے، تو اے غفلت پرستو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ بہار کی خوشیوں کی رسم تو مناتے ہو، مگر خزاں کی پامالیوں پر نہیں روتے.....!!

منور شریعت

اس موسم کی خوشیاں اس لئے تھیں کہ اسی میں اللہ کی عدالت کی وہ پُر نور شریعت کوہِ فاران پر نمودار ہوئی جس کی سعیر کی چوٹیوں پر صاحبِ تورات کو خبر دی گئی تھی، اور جو مظلومی کے آنسو بہائے، مسکینی کی آہیں نکالنے، ذلت و نامرادی سے ٹھکرائے جانے کے لئے دنیا میں نہیں آئی تھی، بلکہ اس لئے آئی تھی تاکہ اعداءِ حق و عدالت ناکامی کے آنسو بہائیں، دشمنانِ الہی مسکینی کے لئے چھوڑ دیئے جائیں، ضلالت و شقاوت، نامرادی و ناکامی کی ذلت سے ٹھکرائی جائے، اور سچائی و راستی کا عرشِ عظمت و اجلال نصرتِ الہی کی کامرانیوں اور اقبال و فیروزی کی فتح مند یوں کے ساتھ تمام کائناتِ ارضی میں اپنی جبروتیت و قدوسیت کا اعلان کرے۔ پس وہ اللہ کے ہاتھ کی چمکائی ہوئی ایک تلوار تھی جس کی ہیبت و قہاریت نے باطل پرستی کی تمام طاقتوں کو لرزادیا اور کلمہ حق کی بادشاہت اور دائمی فتح کی دنیا کو بشارت سنائی:

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ

الْمُشْرِكُونَ﴾ (التوبہ: ۳۳) ”وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو دنیا کی سعادت کے قیام

اور ضلالت کی مقہوریت کے لئے دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ تمام دینوں پر اسے غالب کر دے،

پس اس کی حقانیت کی طاقت ہی آخر میں دائمی اور عام فتح پانے والی ہے۔ اگرچہ مشرکوں پر ایسا ہونا

بہت ہی شاق گزرے۔“

وہ ذلت کا زخم نہ تھا بلکہ نامرادی کا زخم لگانے والا ہاتھ تھا، وہ مظلومی کی تڑپ نہ تھی بلکہ ظلم کو تڑپانے والی شمشیر تھی، وہ مسکینی کی بیکراری نہ تھی، بلکہ دنیا کو بیکرار کرنے والوں نے اس سے بیکراری پائی، وہ درد و کرب کی کروٹ نہ تھی، بلکہ درد و کرب میں مبتلا کرنے والوں کو اس سے بے چینی کا بستر ملا۔ وہ جو کچھ لایا اس میں غمگینی کی چیخ نہ تھی، ماتم کی آہ نہ تھی، ناتوانی کی بے بسی نہ تھی، اور حسرت و مایوسی کا آنسو نہ تھا، بلکہ یکسر شادمانی کا غلغلہ تھا، جشن و مراد کی بشارت تھی، کامیابی و عیش فرمائی کی بہار تھی، طاقت اور فرمان فرمائی کا اقبال تھا، امید اور یقین کا خندہ عیش تھا، زندگی اور فیرومندی کا پیکر و تمثال تھا، فتح مندی کی ہیبت تھی اور نصرت و کامرانی دائمی:

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ نَحْنُ أَوْلِيَائُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُى أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ﴾ (فصلت: ۳۰)

”اللہ کے وہ صالح بندے جنہوں نے دنیا کی تمام طاقتوں سے کٹ کر کہا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں، پھر ساتھ ہی اس پر جم گئے اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی خدا پرستی کو قائم کیا، سو وہ لوگ ہیں کہ کامرانی و فتح مندی کے لئے خدا نے ان کو چن لیا ہے وہ اپنے ملائکہ نصرت کو ان پر بھیجتا ہے جو ہر دم پیام شادمانی و کامیابی پہنچاتے ہیں کہ نہ تو تمہارے لئے خوف ہے اور نہ کسی طرح کی غمگینی۔ دنیا کی زندگی میں بھی تم خدا کی نصرت و حمایت سے فتح مند و کامیاب ہو گے اور آخرت میں بھی خدا کی مہربانیوں سے بامراد، اللہ کی تمام نعمتیں صرف تمہارے ہی لئے ہیں، تم جو نعمت چاہو گے تمہیں ملے گی اور جس چیز کو پکارو گے پاؤ گے۔“

لاتھنوا ولا تحزنوا

کیونکہ وہ جو ربیع الاول میں آیا، اس نے کہا کہ غم اور نا کامی ان کے لئے ہونی چاہئے جن کے پاس کامیابی و نصرت بخشنے والے کارشتہ نہیں ہے، پر جنہوں نے تمام انسانی اور دنیاوی طاقتوں سے سرکشی کر کے صرف خدا کے قدوس کے ساتھ وفاداری کی اور اس ذات کو اپنا دوست بنالیا جو ساری خوشیوں کا دینے والا اور تمام کامیابیوں کا سرچشمہ ہے، تو وہ کیونکر غمگینی پاسکتے ہیں، اور خدا کے دوستوں کے ساتھ اس کی زمین میں کون ہے جو دشمنی کر سکتا ہے؟

﴿ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا، وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَى لَهُمْ﴾ (محمد: ۱۱)

”اس لئے کہ اللہ مومنوں کا دوست اور حامی ہے مگر کافروں کا نہیں جنہوں نے اس سے انکار کیا“

جن پاک روحوں نے خدا کی سچائی اور کلمہ حق و عدل کی خدمت گزاری کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا، وہ کسی سے نہیں ڈر سکتے، البتہ ان کی ہیبت و قہاریت سے دنیا کو ڈرنا چاہئے

﴿فَلَا تَخَافُوهُمْ، وَخَافُونَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۷۵)

”دشمنانِ حق کی شیطانی ہمتوں سے نہ ڈرو، اللہ سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم مؤمن ہو“

دنیا میں متضاد سے متضاد اجزا باہم جمع ہو سکتے ہیں۔ آگ اور پانی ممکن ہے کہ ایک جگہ جمع ہو جائیں شیر اور بکری ہو سکتا ہے کہ ایک گھاٹ سے پانی پی لیں، لیکن خدا پر ایمان اور انسان کا خوف یہ دو چیزیں ایسی متضاد ہیں جو کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں، اور اگر ایک بد بخت ایمانِ الہی کا دعویٰ کر کے انسان کے ڈر سے بھی کانپ رہا ہے، تو تم اسے ان کنکروں اور پتھروں کی طرح ٹھکرا دو جو انسان کی راہ میں لڑھک کر آ جاتے ہیں، تاکہ دوڑنے والوں کے لئے ٹھوکر بنیں، کیونکہ وہ ایمان کے یقین سے محروم ہے

﴿لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ۱۳۹)

”نہ ہراساں ہو اور نہ غمگین ہو، اگر تم سچے مؤمن ہو تو سب پر غالب آنے والے ہو۔“

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (یونس: ۶۲)

”یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کے دوست اور اس کے چاہنے والے ہیں، ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے“

استبدالِ نعمت

لیکن آج جبکہ تم عید میلاد کی مجلسیں منعقد کرتے ہو، تو تمہارا کیا حال ہے؟ وہ تمہاری دولت کہاں ہے جو تمہیں دی گئی تھی؟ وہ تمہاری نعمتِ کامرانی کدھر گئی جو تمہیں سونپی گئی تھی؟ وہ تمہاری روحِ حیات کیوں تمہیں چھوڑ کر چلی گئی، جو تم میں پھونکی گئی تھی؟ تمہارا خدا تم سے کیوں روٹھ گیا؟ اور تمہارے آقا نے کیوں تم کو صرف اپنی ہی غلامی کے لئے نہ رکھا؟ کیا ربیع الاول کے آنے والے نے خدا کا وعدہ نہیں پہنچایا تھا کہ عزت صرف تمہارے ہی لئے ہے اور اس دولت کا اب زمین پر تمہارے سوا کوئی وارث نہیں؟

﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (المنافقون: ۸)

”عزت اللہ کے لئے ہے، اس کے رسول کے لئے، اور مؤمنوں کے لئے، لیکن جن کے دل

نفاق سے کھوئے گئے وہ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔“

پھر یہ کیا انقلاب ہے کہ تم ذلت کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہو، اور عزت نے تم سے منہ چھپا لیا ہے؟ کیا خدا کا وعدہ نصرت تم تک نہیں پہنچایا گیا تھا کہ ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (روم: ۴۷) ”مسلمانوں کو نصرت و فتح دینا ہمارے لئے ضروری ہے۔ یہ کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ ہم غیروں کو

فتح یاب کریں اور مؤمن ناکام رہ جائیں۔“

پھر یہ کیوں ہے کہ تم نے کامیابی نہ پائی اور کام و مراد نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا؟ کیا خدا کا وعدہ سچا نہ تھا؟ اور کیا وہ اپنے قول کا پکا نہیں؟ تم جو انسانوں کے وعدوں پر ایمان رکھتے اور ان کے حکموں کے آگے گرنا جانتے ہو، خدا کے وعدہ لا یخلف المیعاد کے لئے اپنے اندر ایمان کی کوئی صدا نہیں پاتے؟ نہ تو

”اس لئے کہ خدا کبھی کسی قوم کی نعمت کو محرومی سے نہیں بدلتا، جب تک وہ قوم خود ہی اپنے اندر تبدیلی نہ کر دے اور وہ اپنے بندوں کے لئے ظالم نہیں ہے کہ ان کو بغیر جرم کے سزا دے۔“

خدا اب بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف تمہارے ہی لئے ہے، بشرطیکہ تم بھی غیروں کے لئے نہیں بلکہ صرف خدا ہی کے لئے ہو جاؤ ﴿إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ، يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ﴾

”اگر تم خدا کے کلمہ حق کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے اندر ثابت قدمی اور مضبوطی پیدا کر دے گا۔“

تم ربیع الاول میں آنے والے کی یاد اور محبت کا دعویٰ رکھتے ہو، اور مجلس منعقد کر کے اس کی مدح و ثنا کی صدائیں بلند کرتے ہو، لیکن تمہیں کبھی بھی یہ یاد نہیں آتا کہ جس کی یاد کا تمہاری زبان دعویٰ کرتی ہے، اس کی فراموشی کے لئے تمہارا ہر عمل گواہ ہے؟ اور جس کی مدح و ثنا میں تمہاری صدائیں زمزمہ سرا ہوتی ہیں، اس کی عزت کو تمہارا وجود بٹ لگا رہا ہے؟ وہ (ﷺ) دنیا میں اس لئے آیا تھا تا کہ انسانوں کو انسانی بندگی سے ہٹا کر صرف اللہ کی عبودیت کی صراطِ مستقیم پر چلائے، اور غلامی کی ان تمام زنجیروں سے ہمیشہ کے لئے نجات دلا دے جن کے بڑے بڑے بوجھل حلقے انہوں نے اپنے پاؤں میں ڈال لئے تھے ﴿يَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَ الْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (اعراف: ۱۵۷)

” (پیغمبر اسلام کے ظہور کا مقصد یہ ہے کہ) گرفتاریوں (اور بندشوں) سے انسان کو نجات دلا دے، اور غلامی (کے جھوٹے انہوں نے اپنی گردنوں میں پہن رکھے ہیں، ان) کے بوجھ سے رہائی بخشنے۔“

اس نے کہا کہ اطاعت صرف ایک ہی کی ہے اور حکم و فرمان صرف ایک ہی کے لئے سزاوار ہے ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾ ”حکم و طاقت کسی کے لئے نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے۔“

اس نے سب سے پہلے انسان کو اس کی جھننی ہوئی آزادی و حریت واپس دلائی اور کہا کہ مؤمن نہ تو بادشاہوں کی غلامی کے لئے ہے، نہ کائنات کی اطاعت کے لئے، نہ کسی اور انسانی طاقت کے آگے جھکنے کے لئے، بلکہ اس کے سر کے لئے ایک ہی چوٹھ، اس کے دل کے لئے ایک ہی عشق، اس کے پاؤں کے لئے ایک ہی زنجیر، اور اس کی گردن کے لئے ایک ہی طوق اطاعت ہے۔ وہ جھکتا ہے تو اسی کے

آگے، روتا ہے تو اسی کے لئے، اعتماد کرتا ہے تو اسی کی ذات پر، ڈرتا اور لرزتا ہے تو اسی کی ہیبت سے، امید کرتا ہے تو اسی کی رحمت پر، وہ ایسا نہیں ہے کہ انسانوں کو بھی اپنی ہیبت اور قہاریت کی صفت بخشے ﴿أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ؟ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءُ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ، إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (یوسف: ۴۰)

مفہوم: پرستش اور غلامی کے لئے کئی ایک معبود بنا لینا اچھا یا ایک ہی خداے واحد و قہار کا ہو رہنا، یہ جو تم نے اپنی بندگی کے لئے بہت سی چوٹیں بنا رکھی ہیں، تو بتلاؤ؟ ان کی ہستی بجز اس کے کیا ہے کہ چند وہم ساز نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے اپنی گمراہی سے گڑھ لئے اور مدت کی ضلالت، رسم پرستی نے ان کے اندر مصنوعی ہیبت و مرعوبیت پیدا کر دی، حالانکہ خدا نے نہ تو ان کے اندر کوئی طاقت رکھی اور نہ ان کی معبودیت و محبوبیت کے لئے کوئی حکم اتارا۔ یقین کرو کہ تمہاری غلام کے یہ تمام مصنوعی بت کچھ بھی نہیں ہیں۔ حکم و سلطانی دنیا میں نہیں ہے مگر صرف اللہ کے لئے، اس نے حکم دیا کہ پرستش نہ کرو مگر صرف اسی کی۔ یہی انسان کی فطرتِ صالحہ کی راہ ہے اور اس لئے یہی دینِ قیم ہے۔

اور دیکھو کہ اس نے انسان کی حریتِ صادقہ اور آزادیِ حق کو کس طرح مثالوں کی دانائی میں سمجھایا:

﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا: عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ، وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا، فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا، هَلْ يَسْتَوُونَ؟﴾ (النحل: ۷۵)

مفہوم: اللہ ایک مثال دیتا ہے، یوں فرض کرو کہ ایک شخص ہے جو کسی دوسرے انسان کا غلام ہے۔ خود اسے کوئی اختیار حاصل نہیں۔ وہ اپنی کسی چیز پر باوجودیکہ اسی کی ہے، کچھ قدرت نہیں رکھتا اور صرف اپنے آقا کے حکموں کا بندہ ہے۔ مگر اس کے مقابلے میں ایک دوسرا آزاد و خود مختار انسان ہے جس پر کسی انسان کی حکومت نہیں، اسے اپنی ہر چیز پر قدرت و اختیار حاصل ہے، اور جو کچھ خدا نے دیا ہے، وہ اسے ظاہر و پوشیدہ، جس طرح چاہتا ہے بے دھڑک خرچ کرتا ہے، تو کیا یہ دونوں آدمی ایک ہی طرح کے ہوئے؟ کیا دونوں کی حالت میں کوئی فرق نہیں؟ اگر فرق ہے تو پھر وہ کہ اس کا مالک صرف خدا ہی ہے، اور وہ کہ اس کے گلے میں انسانوں کی اطاعت کے طوق پڑے ہوئے ہیں، دونوں ایک طرح کے کیسے ہو سکتے ہیں؟

پس اگر ربیع الاول کا مہینہ دنیا کے لئے خوشی و مسرت کا مہینہ تھا، تو صرف اس لئے کہ اسی مہینے میں دنیا کا وہ سب سے بڑا انسان ﷺ آیا جس نے مسلمانوں کو ان کی سب سے بڑی نعمت یعنی خدا کی بندگی اور انسانوں کی آقائی عطا فرمائی اور اس کو اللہ کی خلافت کا لقب دے کر خدا کی ایک پاک و محترم امانت ٹھہرایا۔ پس ربیع الاول انسانی حریت کی پیدائش کا مہینہ ہے، غلامی کی موت اور ہلاکت کی یادگار ہے، خلافتِ الہی کی بخشش کا اولین یوم ہے، وراثتِ ارضی کی تقسیم کا اولین اعلان ہے۔ اسی ماہ میں کلمہ حق وعدل

زندہ ہوا اور اسی میں کلمہ ظلم و فساد اور کفر و ضلالت کی لعنت سے خدا کی زمین کو نجات ملی۔
تم کہ اس ماہ حریت کے ورود کی خوشیاں مناتے ہو، اور اس کے لئے ایسی تیاریاں کرتے ہو، گویا وہ تمہارے ہی لئے اور تمہاری ہی خوشیوں کے لئے آیا ہے، خدا را مجھے بتلاؤ کہ تمہیں اس پاک اور مقدس یادگار کی خوشی منانے کا کیا حق ہے؟ کیا موت اور ہلاکی کو اس کا حق پہنچتا ہے کہ زندگی اور روح کا اپنے کو ساتھی بنائے؟ کیا ایک مردہ لاش پر دنیا کی عقلیں نہ ہنسیں گی اگر وہ زندوں کی طرح زندگی کو یاد کرے گی؟ ہاں یہ سچ ہے کہ آفتاب کی روشنی کے اندر دنیا کے لئے بڑی ہی خوشی ہے، لیکن ایک اندھے کو کب زیب دیتا ہے کہ وہ آفتاب کے نکلنے پر آنکھوں والوں کی طرح خوشیاں منائے.....؟

پھر اے غفلت کی ہستیو، اور اے بے خبری کی سرگشتہ خراب روح! تم کس منہ سے اس کی پیدائش کی خوشیاں مناتے ہو جو حریت انسانی کی بخشش، حیات رومی و معنوی کے عطیہ، اور کامرانی و فیروز مندی کی خسروی و ملوکی کے لئے آیا تھا؟ اللہ اللہ! غفلت کی نیرنگی اور انقلاب کی بوقلمونی! ماسویٰ اللہ کی عبودیت کی زنجیریں پاؤں میں ہیں، انسانوں کی مملوکی و مرعوبیت کے حلقے گردنوں میں، ایمان باللہ کے ثبات سے دل خالی، اور اعمال حقہ و حسنہ کی روشنی سے روح محروم! ان سامانوں اور تیاریوں کے ساتھ تم مستعد ہوئے ہو کہ ربیع الاول کے آنے والے کی یاد کا جشن مناؤ، جس کا آنا خدا کی عبودیت کی فتح، غیر الہی عبودیت کی ہلاکت، حریت صادقہ کا اعلان حق، عدالت حقہ کی ملوکی کی بشارت، اور امت عادلہ و قائمہ کے ممکن و قیام کی بنیاد تھا! ﴿فَمَا لَهُمْ لَا يَقُومُونَ﴾.....!! (النساء: ۷۸)

پس اے غفلت شعارانِ ملت! تمہاری غفلت پر صد فغاں و حسرت، اور تمہاری سرشاریوں پر صد ہزار نالہ و بکا، اگر تم اس ماہ مبارک کی اصلی عظمت و حقیقت سے بے خبر رہو اور صرف زبانوں کے ترانوں، درد پوار کی آرائشوں، اور روشنی کی قدیلوں ہی میں اس کے مقصد و یادگاری کو گم کر دو۔ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ماہ مبارک امت مسلمہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے، خداوندی بادشاہت کے قیام کا اولین اعلان، خلافت ارضی و وراثت الہی کی بخشش کا سب سے پہلا مہینہ ہے۔ پس اس کے آنے کی خوشی اور اس کے تذکرہ و یاد کی لذت ہر اس شخص کی روح پر حرام ہے جو اپنے ایمان اور عمل کے اندر اس پیغام الہی کی تعمیل و اطاعت اور اس اسوہ حسنہ کی پیروی و تاسی کے لئے کوئی نمونہ نہیں رکھتا

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِيَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ، أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾

”لہذا میرے ان بندوں کو بشارت دے دیجئے جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں، پھر اس کے بہترین پہلو کی اتباع کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہوں نے اللہ نے ہدایت بخشی اور یہی اہل عقل ہیں۔“

[شائع شدہ ہفت روزہ البلاغ کلکتہ..... ۱۴ جنوری ۱۹۱۶ء..... جلد ۶، عدد ۷، ۸]